Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ بلڈ پریشر کچھ کم ہونے کی وجہ سے قدرے کمزوری ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ترکی بجٹ کی نصف سے زیادہ رقم دفاع پر خرچ کرے گا

انقرہ ۲۶ جنوری۔ ترکی اپنے نئے بجٹ کی آدھی سے زیادہ رقم دفاع پر خرچ کرے گا۔ یورپ کے کسی اور ملک نے دفاعی اخراجات کے لئے اتنی کثیر رقم مخصوص نہیں کی ہے۔ آجکل پارلیمنٹ کا مالی کمیشن بجٹ کا جائزہ لے رہا ہے۔

مصر، برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا آج اعلان کردے گا

اعلان کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی کا تقرر۔ برطانوی فوجوں کی گولہ باری کے خلاف قاہرہ میں پر جوش مظاہرے

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ خیال ہے مصر۔ برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا سرکاری طور پر کل اعلان کردے گا۔ مصر کے اخبار "المصری" نے لکھا ہے۔ کہ کل اسمٰعیلیہ میں پولیس ہیڈ کوارٹر پر برطانوی فوجوں کی گولہ باری کے معاً بعد مصری کابینہ کا جو ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ اس میں اس بات پر کامل اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا کہ برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات فوری طور پر منقطع کر دینے چاہئیں۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ تعلقات منقطع کر دینے کے سلسلہ میں باضابطہ اعلان کل تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس اعلان کے نتیجے میں جو قدم اٹھائے جائیں گے مختلف محکمے اس پر غور کر سکیں۔ کل کے اجلاس میں وزیر اعظم نحاس پاشا کی صدارت میں ایک کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے جو وزیر اعظم کے علاوہ وزیر خارجہ۔ وزیر داخلہ اور معاشرتی امور کے وزیر پر مشتمل ہے یہ کمیٹی انقطاع تعلقات کے سلسلے میں اعلان کا مسودہ تیار کرے گی۔ کابینہ کا اجلاس آج بھی ہو رہا ہے۔ جس میں اس فیصلے کو آخری شکل دی جائے گی۔ ایک اور اخبار "الاہرام" نے بھی اسی قسم کی خبر شائع کی ہے اس نے لکھا ہے۔ کہ کابینہ نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔

امریکی سفیر مقیم قاہرہ اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کے ساتھ مصر کے سفارتی تعلقات ختم نہ ہونے چاہئیں، اس سلسلے میں انہوں نے اپنی حکومت سے ہدایات مانگی ہیں۔ برطانوی سفیر سے اپنی بات چیت کے بارے میں انہوں نے کل امریکہ کے دفتر خارجہ کو ایک رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ برطانوی فوجوں کی گولہ باری کے خلاف مصر میں مزید مظاہرے ہوئے ہیں۔ آج پندرہ ہزار مصری طلباء پر جوش مظاہرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم کے دفتر تک گئے۔ قاہرہ میں آج مظاہرین کے ایک ہجوم نے تین سینما گھروں دکانوں اور برطانوی کلب کو آگ لگا دی۔ نیز ہوائی اڈے پر بی۔ او۔ اے۔ سی کے ہوائی جہازوں کو بھی انہوں نے گھیر لیا۔ اور اس طرح انہوں نے ۹ جہاز روک لئے ہیں۔ ان مظاہروں کے پیش نظر ہنگامی صورت حال کا پھر اعلان کر دیا گیا ہے دوسرے شہروں میں بھی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ اسماعیلیہ میں کل جو شدید جھڑپ ہوئی تھی۔ برطانوی ہیڈ کوارٹر نے اس میں کام آنے والے مصریوں کی تعداد دوبارہ شائع کی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ کل ۴۱ مصری ہلاک اور ۷۳ زخمی ہوئے ہیں۔ مصری ذرائع کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی ۴۶ اور زخمیوں کی تعداد ۷۲ ہے آج برطانوی جنگی جہازوں کا ایک بیڑا مالٹا سے نہر سویز روانہ ہونے والا تھا لنڈن سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ نے مصر میں اپنے نامہ نگاروں کو جنگی نامہ نگاروں کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جاپان چیانگ کائی شک کی حکومت کو چین کی نمائندہ حکومت نہیں سمجھتا

ٹوکیو ۲۶ جنوری۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے کہا ہے کہ فارموسا کی نیشنلسٹ حکومت سے سمجھوتہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جاپان چیانگ کائی شک کی حکومت کو چین کی نمائندہ حکومت سمجھتا ہے۔ آج انہوں نے پارلیمنٹ میں چین کے متعلق اپنی حکومت کی پالیسی واضح کرتے ہوئے کہا۔ میں چیانگ کائی شک کی نیشنلسٹ حکومت کو صرف فارموسا اور ملحقہ جزائر کی حکومت سمجھتا ہوں جہاں تک چین کی عوامی حکومت کا تعلق ہے۔ جاپان اس سے بھی سیاسی اور اقتصادی تعلقات قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ چین کے ساتھ اس کے پرانے تعلقات ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بعض معاملات میں باہم اشتراک کر سکتے ہیں۔

حق خود اختیاری تسلیم کرنے کی سفارش

پیرس ۲۶ جنوری۔ اقوام متحدہ کی معاشرتی کمیٹی نے انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور میں قوموں کا حق خود اختیاری بھی شامل کرنے کی سفارش کی ہے۔ کل کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی جو اس سفارش پر مشتمل تھی۔ یہ قرارداد پاکستان اور بارہ ایشیائی ملکوں کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ تمام مغربی ممالک نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن روس اور اس کے حامی ملکوں نے اس کے حق میں ووٹ ڈالے۔

لائق علی کابینہ کے وزیر رہا کر دئیے جائینگے

حیدر آباد (دکن) ۲۶ جنوری۔ ریاست حیدر آباد کے حکام نے مرکزی حکومت کے مشورے سے ریاست کے سابق وزیروں پر سے مقدمات واپس لینے اور انہیں رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں لائق علی کابینہ کے چار وزیر شامل ہیں۔ لیکن رضا کار لیڈر سید قاسم رضوی کو رہا نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کے خلاف ڈکیتی وغیرہ کے بعض اور مقدمات بھی ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک مشینیں فراہم کرنے میں زیادہ فراخ دلی سے کام لیں

(محمد علی)

کراچی ۲۶ جنوری۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد علی نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ جو ملک ترقی کے میدان میں پیچھے ہیں۔ اور ترقی کے منازل طے کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں کا فرض ہے کہ وہ ہر طرح سے ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اور مشینیں وغیرہ فراہم کرنے میں زیادہ فراخ دلی سے کام لیں۔ انہوں نے لنڈن سے واپس کراچی روانہ ہونے سے قبل اخباری نمائندوں کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ مشینوں کی زبردست مانگ کی وجہ سے ترقی یافتہ ملکوں پہ بار دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ لیکن پھر بھی ان ملکوں کا یہ فرض ہے کہ مشینوں کی مانگ کو بلا تاخیر پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جاپان کے ساتھ پاکستان کے تجارتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا جاپان پاکستان کی کپاس اور پٹ سن کا اہم خریدار ہے۔ اس کے بدلے میں پاکستان اس سے سستا کپڑا عام ضرورت کی چیزیں اور مشینیں منگواتا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ پاکستان نے جاپان کو کپڑا بننے کی مشینیں سپلائی کرنے کا بھی آرڈر دیا ہے مسٹر محمد علی کل رات لنڈن سے کراچی واپس پہنچ گئے ہیں۔

یوم جمہوریہ کا جشن

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ آج ہندوستان میں یوم جمہوریہ کا جشن منایا گیا۔ چنانچہ بڑے بڑے شہروں میں فوجی پریڈ کی گئی۔

"انصار" کی تعداد سات لاکھ تک پہنچ گئی

ڈھاکہ ۲۶ جنوری۔ مشرقی پاکستان میں انصار کی تعداد اب ۷ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ آج وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے انصار کی ایک ریلی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا انصار کی تنظیم کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد و ہم آہنگی پیدا کریں۔ اور صوبے میں امن و امان برقرار رکھنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کے میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۵۲ء

خلیفہ بادشاہ - صدرِ حکومت

مولوی محمد حنیف صاحب مدیر "الاعتصام" گوجرانوالہ "کیا خلیفہ معزول ہو سکتا ہے"؟ کے موضوع پر آجکل ایک مضمون بالاقساط شائع فرما رہے ہیں۔ آج ہمارے سامنے تیسری قسط ہے۔ ایک طویل اور غیر متعلق تمہید کے بعد فرماتے ہیں:۔

"یہ مسئلہ اپنے مزاج. تفصیلات اور نتائج کے اعتبار سے خالص سیاسی نوعیت کا ہے۔ شریعت کو براہِ راست اس سے اتنی دلچسپی ہے۔ کہ اس نے جو اصول طے کر دیئے ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ اور جو غرض و غایت حکومت و ریاست کی متعین کی ہے۔ وہ بہر آئینہ ہیئت حاکمہ میں منعکس اور موجود رہے۔ اور بس یہ الٰہیات سے متعلق نہیں۔ اور تعبدیات سے وابستہ نہیں۔ مگر ہمارے علماء نے اس کو بھی ایک کلامی مسئلہ بنا دیا۔ اور اس طرح اس کے سرے الٰہیات و تصوف سے جا ملائے کہ موجودہ سیاسی سائنس میں اسکی حقیقت متعین کرنا دشوار ہو گیا۔

بات صرف اس قدر ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک آئینی سربراہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کو وہ خدمت انجام دینا چاہیئے۔ جو اسلامی ریاست کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے اس پر عاید ہوتی ہے۔ اور جب وہ یہ خدمت انجام نہ دے سکے۔ تو ارباب حل و عقد ایسے آدمی کو آگے بڑھائیں۔ جو اس خدمت کو زیادہ بہتر طریق سے ادا کر سکے۔

اس میں کونسی ایسی چیز ہے جو سمجھ میں آنے والی نہیں۔ لیکن برا ہو خلط مبحث اور بیہودگی کا کہ اس میں بھی وہی غیر معقولیت اختیار کی گئی۔ اور اس پر بھی یوں غور ہونے لگا۔ کہ گویا یہ کوئی ایسی عقیدہ کی بحث ہے۔ جس کا عملی و سیاسی دنیا میں تجربہ نہیں ہو سکتا۔ یہ درست ہے۔ کہ ایسی خلافت جس کے حدود کار چندہ کی تحصیل و صرف کے خانوں تک محدود ہوں۔ ایسی خطرناک نہیں ہو سکتی۔ کہ اس کو ہٹانے کا سوال کبھی پیدا ہو۔ لیکن وہ خلافت جو بہت بڑی سیاسی طاقت ہو۔ اور جس کے فیصلوں سے ایک ملت کی زندگی بچ سکتی یا معرض خطر میں پڑ سکتی ہو۔ اس کو تنقید سے بالا سمجھنا اور خدا قرار دینا ایسی بے وقوفی ہے۔ جس کی کبھی تلافی نہیں ہو سکتی۔

مرزائی مولوی فاضلوں کو شاید معلوم نہیں۔ کہ ایک انسان جتنے بڑے اقتدار کا مالک ہوگا۔ اسی نسبت سے غداری و جرائم کے دائرے پھیلیں گے۔ اور اسی نسبت سے وہ ظلم و استبداد کو منوانے کی زیادہ صلاحیتیں رکھے گا۔ خلیفہ کی ایک لغزش اور حکمران قیادت کی ملت کے خلاف ایک غداری صدیوں تک کے لئے مسلمانوں کے ایک گروہ کی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتی ہے تو کیا اسلام ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ اس قوت کا جائزہ لیتے رہیں۔ ہمیں بتایا جائے۔ کہ اختیار کی غیر محدود قوتوں کو پا کر ایک انسان آخر اتنا بے بس کیوں ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے کوئی لغزش کوئی غلطی اور کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ کیا انسانی تاریخ سے اس کی کوئی مثال مل سکتی ہے۔ کہ مجرد اختیارات کی بے پناہی سے کوئی شخص معصوم ہو گیا ہو۔ اور جرائم پیشگی کا ہر جذبہ اس میں دب گیا ہو۔"

("الاعتصام" ۲۵ جنوری سنہ ۵۲ء)

مولوی صاحب کی اس غلط فہمی کی بنا یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے ختم ہونے کے بعد بھی مسلمان حکمرانوں نے جو صرف بادشاہ یا زیادہ سے زیادہ صدر حکومت کی حیثیت رکھتے تھے۔ ناجائز طور پر اور اجتہادی غلطی سے اپنے لئے لفظ "خلیفہ" استعمال کیا۔ حالانکہ وہ خلیفہ نہیں تھے۔

اسلام میں خلافت اور حکمرانی لازم ملزوم نہیں ہیں۔ ایک خلیفہ حکمران ہو سکتا ہے۔ مگر ہر مسلمان حکمران خلیفہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ضروری ہے۔ کہ ہر خلیفہ حکمران بھی ہو۔ اگر مولوی محمد حنیف صاحب اس فرق کو ذہن نشین کر لیں۔ تو انہیں ہمارے موقف کو سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہو گی۔ خلافت بذاتِ خود خواہ معہ حکمرانی کے ہو۔ یا اس سے مبرّا ناقابل معزولی ہے۔ البتہ نری حکمرانی قابل معزولی ہے۔ اس لئے جو کچھ جناب نے فرمایا ہے۔ وہ نری حکمرانی کے متعلق درست ہے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ خلیفہ خواہ حکمران ہو یا بغیر حکمرانی کے صرف اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتا ہے۔ حکمرانی صرف بعض حالات میں ملتی ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض خلفاء کو عطا ہوئی۔

اسلام روحانی نظام ہے۔ اس نظام کا ہیڈ یعنی خلیفہ روحانی ہیڈ ہے۔ اسی لئے حدیث نبوی میں اس کو خلافت علیٰ منہاج النبوت کہا گیا ہے۔ اور جس طرح نبوت کے ساتھ حکومت لازمی نہیں۔ اسی طرح خلافت علیٰ منہاج النبوت کے ساتھ بھی لازمی نہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ مولوی محمد حنیف صاحب کو اس فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اتنی کوفت ہوئی ہے۔ جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس مسئلہ کو خالص سیاسی معیاروں سے دیکھئے کہ جس شخص کو مسلمانوں نے اپنے لئے خلیفہ چنا ہے۔ اس کے بارے میں یہ تیقن کب پیدا ہوا ہے۔ کہ اس انتخاب کے بعد اس سے غلطی نہیں ہوگی۔ اور اسکی نفسانی خواہشوں سے ملت کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ کبھی کسی آئینی سربراہ سے متعلق کسی قوم نے اس طرح کی رائے قائم کی ہے؟ یا اس طرح کی رائے قائم کر لینے کے لئے کوئی سیاسی وجہ جواز ہے۔ قادیانی دوست سوچ سمجھ کر جواب دیں۔ کہ ان کے نقطۂ نظر سے کس طرح کی سیاسیات پیدا ہوتی ہیں۔ اور حکومت کا کیا نقشہ ترتیب پاتا ہے۔ اور کیا اس نقشہ کے ماتحت اس صدی میں کوئی حکومت چل سکتی ہے؟"

(الاعتصام ۲۵ جنوری سنہ ۵۲ء)

آج کل جمہوریت کا زمانہ ہے۔ اسی لئے جو خلافت علیٰ منہاج النبوت حدیث نبوی کے مطابق اس زمانہ میں قائم ہوگی۔ وہ جس طرح ہم سمجھتے ہیں۔ اس طرح ہوگی۔ کہ ضرور نہیں کہ خلیفہ کسی ملک یا علاقہ کا براہِ راست سیاسی حکمران بھی ہو۔ صرف روحانی خلیفہ ہوگا۔ البتہ مختلف ملکوں کے مسلمان سیاسی حکمران اس کی بیعت میں ہونگے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی الہام ہے۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

یہ حکمران مقرر یا معزول ہوں گے۔ لیکن خلیفہ جو علیٰ منہاج النبوت خلیفہ ہوگا۔ ناقابل معزولی ہوگا۔ اگر مولوی صاحب غور فرمائیں۔ تو ان کو معلوم ہوگا۔ کہ فی الحال ایسی خلافت کا کوئی امکان نہیں۔ جس کے ساتھ حکمرانی بھی ہو۔ ترکوں کا قبائے خلافت کو چاک کر دینا ہمارے قول کا ثبوت ہے۔ ذرا غور فرمائیے۔ اس وقت مسلمانوں کے ہی کتنے علیحدہ علیحدہ ملک ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ان تمام ملکوں میں سے کسی ایک ملک کے صدر یا بادشاہ کو واحد خلیفہ بنا لیا جائے۔ اگر نہیں۔ تو پھر کیا ہر ملک کا علیحدہ خلیفہ ہوگا۔ ایسے خلفاء میں اتحاد کی کیا صورت ہوگی؟ جس کو آپ اسلامی بلاک کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں کس طرح بن سکتا ہے۔ کیونکہ کسی ملک کا خلیفہ شیعہ ہوگا۔ کسی کا وہابی اور کسی کا حنفی۔ خوب باہم جنگ ہوگی۔ یہ عجیب خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی۔

اس لئے ضروری ہے۔ کہ فی الحال صرف روحانی خلافت قائم ہو۔ جوں جوں مختلف ملکوں کے لوگ ایسے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے جائیں گے۔ توں توں اسلامی دنیا وحدت کے قریب ہوتی جائے گی۔ فی الحال سیاسی اتحاد سے بلاک تو بن سکتا ہے۔ مگر اسلامی وحدت قائم نہیں ہو سکتی۔ تاآنکہ ان ممالک کے لوگ ایک روحانی خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔

مشکل یہ ہے کہ آپ لوگوں میں "سیاست اسلام ہے اور اسلام سیاست ہے" کا غلط نظریہ قبولیت حاصل کر گیا ہے۔ جو حقیقت کو سمجھنے سے روک رہا ہے۔ اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے۔ سیاست زندگی کا صرف ایک شعبہ ہے۔ اور بس۔ اسلامی ریاست کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ ریاست اسلامی اخلاق کے اصولوں کے مطابق ہے۔ جس ملک کا نظام حکومت اسلام کے اخلاقی اصولوں پر پورا اترتا ہوگا۔ ہم اس کو اسلامی ریاست کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ ضرور نہیں کہ ہر ایسی ریاست کا ہیڈ خلیفہ ہو۔ ایسی ریاست کا ہیڈ صدر۔ وزیر اعظم جرنیل وغیرہ جو نام رکھیں۔ ہو سکتا ہے۔ سلسلہ موسوی میں اسکی مثال نبی اللہ یعنی خلیفۂ وقت اور حضرت طالوت جس کو نبی اللہ نے بادشاہ مقرر کیا کی صورت میں موجود ہے۔

مولوی صاحب نے پہلے حوالہ کے شروع میں جو کہا ہے وہ درست ہے۔ اگر وہ اس پر غور کریں۔ تو انہیں اپنی غلطی محسوس ہو سکتی ہے۔ ان کی غلطی یہی ہے۔ کہ وہ بادشاہ یا صدر اور خلیفہ میں فرق نہیں کرتے۔ موجودہ سیاسی ماحول میں جو اسلامی ریاست قائم ہوگی۔ اس کا ہیڈ خلیفہ نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف صدر ہوگا۔ اس لئے اسلامی ریاست موجودہ سیاسی سائنس میں فٹ کی جا سکتی ہے۔ مگر خلافت علیٰ منہاج النبوت اس سے بالا چیز ہے۔ جو صرف وسیع ترین اسلامی نظام کا ہیڈ ہوتا ہے۔ (باقی)

مسئلۂ خلافت کا صحیح نظریہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ہی لطیف مضمون رقم فرمایا ہے۔ یہ مضمون انشاءاللہ جلد ہی صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا جائیگا۔ شہری جماعتوں کو اس مضمون کی بکثرت اشاعت کرنی چاہیئے۔ پمفلٹ ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اور قیمت صرف دو آنے فی کاپی ہوگی۔ پچاس یا پچاس سے زائد کے لئے ۱۰ روپے فی سینکڑہ۔

یہ پمفلٹ فی الحال محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اس لئے اپنی ضرورت کے مطابق دفتر نشر و اشاعت کو اطلاع دے کر ریزرو کروا لیجئے۔

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:-

(۱)

میں نے رویاً میں دیکھا کہ گویا میں کھڑے ہو کر درس قرآن دے رہا ہوں۔ اور اس مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ دونوں میں سے کوئی بیٹھے ہیں میری پُشت پر جو لوگ ہیں۔ ان میں وہ بھی بیٹھے ہیں۔ حلقہ باندھے ہوئے چاروں طرف لوگ بیٹھے ہیں۔ یہ یاد نہیں رہا۔ کہ میں کس جگہ سے درس دے رہا ہوں۔ صرف اتنا یاد ہے کہ قرآن کریم کے ابتداء یا آخر کا درس نہیں۔ بلکہ آٹھویں نویں یا دسویں پارہ سے لے کر سترھویں اٹھارویں پارہ تک کسی حصہ کا درس ہے:

(۲)

مَیں نے دیکھا کہ مَیں قادیان میں ہوں اور لالہ ملاوامل صاحب نے جو کہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جوانی کے دوستوں میں سے تھے۔ میری دعوت کی ہے۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کیا ہندوؤں کے محلہ میں جانے میں کوئی خطرہ تو نہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ جب لالہ ملاوامل صاحب نے دعوت کی ہے۔ تو وہ لوگ احترام اور عزت سے پیش آئیں گے۔

(۳)

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوں اور میرے سامنے سرگودہا کے کچھ دوست ہیں۔ جن میں سے ایک محمد اقبال صاحب پراچہ معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ پھر دوبارہ سرگودہا میں لیکچر دیں۔ اور میں کچھ معذوری کا اظہار کر رہا ہوں۔ اس پر انہوں نے زور دینا شروع کیا۔ اور ایک دوست نے کہا کہ وہاں کے لوگوں کو تو بہت ہی شوق ہے۔ کہ آپ وہاں دوبارہ آ کر لیکچر دیں۔ آپ کے پہلے لیکچر کی وہ بہت تعریف کرتے ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ آجکل لوگوں کی یہ عادت ہے۔ کہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے مونہہ سے تعریفیں کر دیتے ہیں۔ اور دل میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس پر ان صاحب نے جن کو میں محمد اقبال صاحب پراچہ سمجھتا ہوں کہا کہ نہیں یہ تعریف کرنے والے سچے طور پر متاثر ہیں چنانچہ انہوں نے کہا محمد شفیع نامی ایک شخص (جو کوئی تاجر ٹھیکہ دار یا کارخانہ دار یا ایسا ہی کوئی کام کرنے والا ہے) پہلے بہت مخالف ہؤا کرتا تھا۔ اور احمدیت کی بات سننا برداشت نہیں کرتا تھا۔ اب اس کی یہ حالت ہے کہ بڑے افسوس سے یہ کہتا ہے کہ پھر کب آپ کے امام یہاں لیکچر دیں گے۔ اور بعض دفعہ حسرت سے کہتا ہے کہ ہماری کہاں ایسی قسمت کہ وہ پھر یہاں لیکچر دیں:

(۴)

دسمبر کی بات ہے کہ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک احمدی زمیندار سرگودہا کے میرے سامنے آئے اور ساتھ ہی ان کے کوئی ان کے خاندان کا نوجوان بھی ہے وہ ان کا بیٹا ہے یا چھوٹا بھائی ہے۔ خواب میں میں پورا امتیاز نہیں کر سکا۔ اس کے بعد میں نے کچھ نظارہ دیکھا جو مجھے بھول گیا۔ لیکن آنکھ کھلنے پر یہ اثر رہا۔ کہ یہ خواب اس خاندان کے لئے منذر ہے۔

اس جلسہ پر جب سرگودہا کی جماعت ملاقات کر رہی تھی۔ اور امیر ضلع سرگودہا۔ اور ان کے ساتھ ان کے کچھ اور کارکن بیٹھے ہوئے مجھے جماعت کے افراد سے روشناس کرا رہے تھے تو ایک دوست جو مصافحہ کر کے گزرے۔ تو ان کے کچھ دور آگے چلے جانے کے بعد مجھے یاد آیا کہ انہی کے خاندان کے متعلق میری یہ رویا تھی۔ اس پر میں نے مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ضلع سرگودہا (مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت صوبہ پنجاب بھی ہیں۔ مگر اس وقت بحیثیت امیر جماعت ضلع سرگودہا بیٹھے ہوئے تھے۔) سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ نے ان کا نام کیا بتایا ہے۔ کیا آپ نے ان کا نام چوہدری ہدایت اللہ بتایا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یہی تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ میں نے ان کے فلاں بھائی کے متعلق ایک رویا دیکھی ہے۔ کہ اس کے ساتھ اس کا بیٹا یا کوئی چھوٹا بھائی کھڑا ہے۔ اور وہ نظارہ تو مجھے بھول گیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ رویا ان دونوں کے متعلق منذر ہے۔ اس لئے آپ ان کو کہہ دیں کہ وہ کچھ صدقہ کر دیں۔ شائد اس طرح وہ ابتلا ٹل جائے۔ دوسرے دن شام کے قریب سیالکوٹ کی جماعت کی ملاقات ہو رہی تھی تو چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ امیر جماعت حلقہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے کل کوئی خواب مرزا عبد الحق صاحب کو سنائی تھی۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا وہ پوری ہو گئی ہے۔ اور آج ہی ایک واقعہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب کے بھائی اور بھتیجا سے ایسا پیش آیا ہے۔ جس سے وہ خاندان سخت ابتلا میں پڑ گیا ہے۔ ان کو پورا واقعہ یاد نہیں تھا۔ دوسرے دن یعنی جلسہ کے آخری دن جمعہ کو مرزا عبد الحق صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے چوہدری ہدایت اللہ صاحب کو بلا کر آپ کی خواب بھی سنا دی۔ اور کہہ دیا کہ اس کے متعلق آپ لوگ کچھ صدقہ کر دیں۔ انہوں نے اسی وقت ایک آدمی اپنے بھائی کی طرف دوڑایا۔ کہ تم کوئی بکرا ذبح کر دو۔ شائد کہ اس خواب کے اثر سے بچ جاؤ۔ جب وہ شخص ان کو خبر دینے کے لئے پہونچا۔ تو ایک ایسا واقعہ ہؤا (چونکہ مقدمہ عدالت میں ہے۔ اس لئے تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں۔) جس کی وجہ سے چوہدری ہدایت اللہ صاحب کے وہ بھائی بھی اور ان کا بیٹا بھی ایک سنگین جرم میں ماخوذ ہو گئے۔ جس جرم کا الزام ایک ایسے واقعہ کی بناء پر لگایا گیا۔ جو اس خواب کے سنائے جانے کے سولہ سترہ گھنٹہ بعد ظہور میں آیا۔ اس طرح چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر اس رویا کا ایسی شان سے پورا ہونا ان لوگوں کی ایمان کی بہت ترقی زیادتی کا موجب ہؤا۔ جنہوں نے وہ رویا مجھ سے سنی تھی۔ یا مجھ سے سننے والوں سے سنی تھی:

(۵)

مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک مکان میں ہوں جو بہت بڑا ہے۔ کئی دالان اس میں ہیں۔ کئی روشیں ہیں جیسے پرانے شاہی محلات ہوتے ہیں۔ ایک دالان میں مَیں ہوں۔ اور اس کے سامنے کے برآمدہ میں شیخ عبد الرحمن صاحب مصری ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ وہ توبہ کر کے ہمارے ساتھ آملے ہیں۔ یا یہ کہ ساتھ ہی ہیں۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ اور ایک عورت بھی وہاں ہے بڑی عمر کی معلوم ہوتی ہے۔ مگر کمزور نہیں۔ بلکہ بڑی قد آور اور مضبوط عورت ہے۔ جس دالان میں میں ہوں۔ میری اس کے دروازوں کی طرف جو نظر پڑی۔ تو مَیں نے دیکھا کہ دروازہ کے اوپر کارنس پر ایک بہت بڑا سانپ ہے۔ کوئی پانچ چھ گز لمبا۔ اور چھت کی بڑی کڑی کے برابر موٹا۔ میری نظر پڑتے ہی وہ وہاں سے بھاگا۔ اور مَیں نے کہا سانپ سانپ۔ لیکن وہ اس دالان میں سے نکل کر آگے کی طرف چلا گیا۔ میری آواز سنکر شیخ عبد الرحمن صاحب مصری

اس کے پیچھے بھاگے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ہی مجھے ان کی چیخ کی آواز آئی۔ جیسے کوئی ڈر کر تکلیف میں چیخ مارتا ہے۔ میں نے کہا کہ شاید شیخ صاحب کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ وہ عورت جو وہاں تھی۔ اس نے کہا نہیں یہ آپ کو یونہی خیال ہے۔ میں نے کہا نہیں، دیکھی ہوئی چیز کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے۔ سانپ میں نے خود دیکھا ہے۔ اس پر وہ اس طرف بھاگی۔ جدھر سے آواز آئی تھی۔ اور اس طرح شیخ صاحب کو اٹھا کر لے آئی جس طرح ختنہ کرنے کے بعد بچوں کو اٹھا کر لایا جاتا ہے۔ ایک بازو پر سے ٹانگیں لٹکی ہوئی ہیں اور دوسرے بازو پر سر رکھا ہوا ہے۔ اور نہایت مضبوطی کے ساتھ ان کو اٹھائے ہوئے ہے۔ پھر وہ ران کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے۔ یہاں ان کو سانپ نے کاٹا ہے اور پھر ان کو کسی کرسی پر اس نے بٹھا دیا۔ میرے دل میں خیال گذرتا ہے۔ کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ساتھ میں سیر کے لئے جا رہا تھا۔ اور ڈاکٹر صاحب ذرا آگے چلے گئے تھے۔ چنانچہ اس دالان کے سامنے ایک میدان ہے۔ جس کے دونوں طرف عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ اور بیچ میں کھلی سی جگہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کے سرے پر ڈاکٹر صاحب ہیں۔ میں اسی طرح ننگے قدم جس طرح دالان میں ٹہل رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف چل پڑا ہوں۔ اور آواز دیتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب۔ ڈاکٹر صاحب پھر دوسرے آدمیوں سے کہتا ہوں، جلدی ڈاکٹر صاحب کو بلاؤ۔ اتنے میں کسی نے بتا دیا۔ کہ سامنے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے آگے بڑھ کر ان کو اطلاع دی۔ کہ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ آپ جلدی آئیں اور ان کا علاج کریں۔ اور میں انہیں پُن ران کے قریب ہاتھ لگا کر کہتا ہوں۔ کہ یہاں کاٹا ہے۔ اور دو انگلیوں کی اس طرح شکل بناتا ہوں۔ کہ گویا بہت بڑی جگہ پر کاٹا ہے۔ ان کو تاکید کر کے میں لوٹا۔ تو لوٹتے ہوئے میں نے دیکھا۔ کہ اس میدان کی ایک طرف کی عمارت کے چبوترے پر دیوار کے ساتھ ساتھ ویسا ہی ایک بڑا سانپ اس طرف جا رہا ہے۔ جدھر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ہیں۔ میں انہیں ہوشیار کرنے کے لئے مڑا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ان کے ساتھ میرا ایک بیٹا بھی ہے۔ اور وہ اسی طرف چلے آ رہے ہیں۔ جس طرف سے سانپ نے گذرنا ہے۔ میں نے انہیں آواز دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سانپ پھنکارے مارتا ہوا ان لوگوں کی طرف کودا۔ وہ دونوں زمین پر بیٹھ گئے۔ اور ایک درمیانی گلی میں جو ایک بازو پر تھی۔ اس میں سانپ گھس گیا اسی گلی کے اندر کی طرف میرا بیٹا تھا۔ اور کنارے پر ڈاکٹر صاحب تھے۔ سانپ کے گذرنے کے بعد دونوں کھڑے ہوئے اور ان سے معلوم ہوا کہ وہ بغیر کسی ضرر کے بچ گئے ہیں۔ اس پر پھر میں گھر کی طرف آ گیا۔ اور میں نے آواز دی کہ شیخ صاحب کا کیا حال ہے۔ اس وقت معلوم ہوا۔ کہ انہیں چارپائی پر لٹا دیا گیا ہے۔ کسی عورت نے میرے اس سوال کے جواب میں کہا۔ کہ شیخ صاحب کو ایک سو ساڑھے پانچ درجہ (105.5) کا بخار ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ شیخ صاحب کو تسلی دلائیں۔ بخار کے معنی یہ ہیں۔ کہ زہر انشاء اللہ مہلک نہیں ہو گا کیونکہ زہر جلد کی طرف آ گیا ہے۔ دل کی طرف اس کا زور نہیں پڑا۔ پھر میں ایک دوسرے دالان کی طرف گیا۔ جہاں میں سمجھتا ہوں۔ میری ہومیو پیتھک دوائیں پڑی ہیں۔ تاکہ میں کوئی ہومیو پیتھک دوائی لا کر جلدی سے دے دوں۔ مگر پھر کسی وجہ سے میں بغیر دوائی کے ہی واپس آ گیا ہوں۔ اور پھر ڈاکٹر صاحب کی طرف چلا ہوں۔ کہ دیکھوں ابھی تک پہنچے کیوں نہیں۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ شام کا وقت ہو گیا ہے اور اندھیرا ہو رہا ہے۔ جس دالان میں میں ٹہل رہا ہوں۔ اس میں گھر کے پرانے اتارے ہوئے کپڑوں کا ایک ڈھیر فرش پر پھیلا ہوا ہے۔ دالان کے کنارے پر شیخ نور الحق صاحب جو میری زمینوں کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاس ایک ہری کین لالٹین پڑی ہے۔ اور ایک سرے پر ایک اور لالٹین نظر آتی ہے۔ گو وہ چھوٹی ہے مگر اس کی روشنی بجلی سے مشابہ ہے۔ میں ان دونوں روشنیوں کو اس بڑے دالان کے لحاظ سے کافی نہیں سمجھتا۔ اس لئے میں نے شیخ نور الحق صاحب کو کہا کہ بازار جا کر موم بتیوں کے ایک دو بنڈل خرید لاؤ تا گھر کو اچھی طرح روشن کیا جا سکے۔ مگر میں ان کو کہتا ہوں۔ موٹی بتیاں لانا پتلی بتیاں نہ لانا۔ یہ کہتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میرے پیچھے کی طرف سے سرسراہٹ ہوئی ہے۔ اس پر میں نے پیچھے کی طرف دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ ان میلے کپڑوں کے ڈھیر میں سے نکلتا ہوا وہی اژدہا دوڑ کر مجھ پر حملہ کرنے کے لئے چلا آ رہا ہے۔ اور میرے پیروں تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن جونہی میری نظر اس کی نظر سے ملی۔ تو وہ بے تحاشا ڈر کے بھاگا چونکہ اس کا کچھ حصہ میرے پاؤں کو چھوا ہے۔ مجھے خیال آیا۔ کہ شاید سانپ نے مجھے کاٹا ہے۔ میں نے اونچی آواز سے کہا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ آدم کو بھی اس کی ایڑی پر سانپ نے کاٹا تھا۔ میری آواز سن کر شیخ نور الحق صاحب موم بتیاں لانے کا کام چھوڑ کر فوراً اس جگہ کی طرف دوڑے گئے ہیں۔ جہاں وہ سانپ چھپا ہے۔ پاؤں ان کے بھی ننگے ہیں۔ جوتی انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے اور زور زور سے جوتی سے بے تحاشا اس جگہ پر مارتے ہیں۔ جہاں سانپ کو چھپا ہوا سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں دیکھو جوتی پہن لو۔ ایسا نہ ہو کہ سانپ تمہیں کاٹ لے۔ اور ان کے ساتھ میرا ایک لڑکا بھی جو چودہ پندرہ سال کی عمر کا معلوم ہوتا ہے۔ ایک چھوٹی سی سوٹی کے ساتھ اس کو پیٹ رہا ہے۔ اتنے میں شیخ نور الحق صاحب نے کہا۔ میں نے سانپ مار لیا ہے۔ مگر جو سانپ انہوں نے مارا ہے۔ وہ معمولی سانپ دو تین فٹ کا معلوم ہوتا ہے۔ اس پر میں نے ان سے کہا۔ کہ یہ وہ سانپ نہیں۔ وہ سانپ تو بڑا اژدہا تھا۔ ذرا میلے کپڑوں سے ہوشیار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ میلے کپڑوں کے ڈھیر میں چھپ گیا ہو۔ یا کسی کونہ میں چھپا ہوا ہو۔ کوئی مضبوط سوٹا پکڑ کر اس کی تلاش کرو۔ اس وقت مجھے سانپ کے چھو جانے کی وجہ سے وہم سا پڑتا ہے۔ کہ سانپ نے مجھے کاٹا ہے۔ لیکن ساتھ ہی میں کہتا ہوں کہ ایڑی پر کوئی زخم تو نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی

(۲)

آج یعنی بائیس جنوری کی رات کو میں نے دیکھا کہ کراچی کا کوئی اخبار ہے جو کسی دوست نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اس میں کچھ باتیں احمدیت کی تائید میں لکھی ہوئی ہیں۔ اس اخبار پر سرخ سیاہی سے اس دوست نے نشان کر دیا ہے۔ تاکہ میں اس کو پڑھ سکوں۔ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ اخبار کے اوپر کے حصہ میں چار کالموں میں چار قطعات دو دو شعر کے چھپے ہوئے ہیں اور اچھے اچھے موٹے موٹے حروف میں لکھے ہوئے ہیں۔ مضمون تو میرے ذہن میں نہیں ہے۔ مگر مجھے وہ طریقہ پسند آیا۔ اور میں نے چاہا کہ میں بھی ایک قطعہ لکھوں۔ اس پر میں نے رؤیا میں ایک قطعہ کہنا شروع کیا۔ جو یہ ہے۔

میں آپ سے کہتا ہوں کہ اے حضرتِ لولاک
ہوتے نہ اگر آپ تو بنتے نہ یہ افلاک
جو آپ کی خاطر ہے بنا آپ کی شے ہے
میرا تو نہیں کچھ بھی یہ ہیں آپ کی املاک

یوں معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں میں یہ شعر کہتا جاتا ہوں۔ گویا اسی جگہ پر یعنی اسی اخبار میں بہت ہی خوبصورت طور پر ساتھ ہی لکھے بھی جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ الفاظ بعینہ سارے کے سارے اسی طرز پر تھے۔ لیکن مضمون اور اکثر الفاظ یہی تھے۔ پھر رؤیا کی حالت بدل جانے کے بعد غنودگی میں میں یہ شعر پڑھتا رہا ہوں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ بعض الفاظ اس میں بدل کر دوسرے آ گئے ہوں۔

صدقہ جاریہ

لاہور اور ڈھاکہ میں زیر نگرانی مقامی جماعت اور کراچی میں زیر نگرانی انٹر کالجیئٹ احمدیہ ایسوسی ایشن تبلیغی اغراض کے ماتحت تین نئی لائبریریاں قائم کی گئی ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ان لائبریریوں کو سلسلہ کی ہر قسم کی کتب سے مزین کیا جائے۔ لہذا تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ان لائبریریوں کو سلسلہ کی کتب مہیا کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔ جن دوستوں کے پاس کتب نہیں ہیں۔ لیکن وہ اس تحریک میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ نظارت ہذا کو اس مد میں قیمت ارسال فرمائیں۔ نظارت ہذا ان کی طرف سے بک ڈپو سے اسی قیمت کی کتب خرید کر ان لائبریریوں میں بھجوا دے گی۔ احباب کی طرف سے جو بھی ہدیہ ہو گا۔ وہ صدقہ جاریہ کا رنگ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

دعائے مغفرت کہ میرا لڑکا عبدالحمید عمر ۱۴ ماہ مورخہ ۱۲ جنوری بروز پیر وفات پا گیا ہے۔ تمام دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے (قریشی عبداللطیف احمدی۔ اوکاڑہ ریلوے بازار ضلع منٹگمری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل موسیٰ ہونا مستلزم اجرائے نبوت ہے

از مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کوروال

(۳)

(۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو یہ ابتلا پیش آیا کہ انہوں نے عقیدہ بنا لیا کہ الیاس آسمان سے آئیگا۔ تب مسیح نازل ہوگا اور یہودیوں نے مسیح کی آمد پر سخت فتنہ بپا کیا۔ اسی طرح مثیل موسیٰ کی امت یعنی امت محمدیہ میں بھی ضرور تھا کہ ایسا عقیدہ پیدا ہوتا۔ چنانچہ مسلمانوں نے بھی یہ عقیدہ بنا لیا کہ مہدی اس وقت تک ظاہر نہ ہوگا جب تک مسیح آسمان پر سے نہ اترے اور جس طرح یہ وہاں مسیح نے بتلایا تھا کہ آنے والا آسمان سے نہ آئیگا بلکہ وہ یوحنا ہے۔ اس لئے یہاں بھی بتلایا جانا ضرور تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتلایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے اور نہ وہ آئیں گے۔ پس جس طرح امت موسویہ میں ضرور تھا کہ اس باطل عقیدہ کے رد کے لئے کوئی ایسا نبی مبعوث ہو جو خدا تعالیٰ کے انعام سے فیضیاب ہو کر دنیا کو بتلائے کہ الیاس آسمان پر نہیں گیا۔ اسی طرح مثیل موسیٰ کی امت میں ایسا نبی آنا ضرور ہے جو خدا تعالیٰ سے الہام پاکر لوگوں کو بحیثیت نبی اس عقیدے سے باز رکھے۔

(۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ وہ لوگ اپنی نادانیوں اور گمراہیوں میں حد سے بڑھ گئے۔ تب ان کی اصلاح اور ہدایت کے لئے مسیح ناصری مبعوث ہوئے تھے۔ اسی طرح ضرور تھا کہ مثیل موسیٰ کی امت بھی یہود کے مشابہ ہو جاتی۔ ان میں اتنے ہی فرقے پیدا ہو جاتے اور تب ان میں بھی ایک ویسا ہی نبی مبعوث کیا جاتا تا یہ امت ہر رنگ میں امت موسویہ سے مشابہت رکھتی اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں۔

گویا جب امت موسویہ اپنی بد اعتدالیوں میں حد سے متجاوز ہوئی تو ان میں عیسیٰ مبعوث کیا گیا۔ اسی طرح امت محمدیہ کا یہود بننا ضروری ہے اور اسی طرح عیسیٰ کا آنا ضروری ہے اور آنحضرت نے خود عیسیٰ ابن مریم کے آنے کی خبر دے کر اسے نبی اللہ کا خطاب دیا۔

آج دنیا میں مسلمان بگڑ گئے اور یہ امت بموجب حدیث نبوی تہتر فرقوں میں منقسم ہوئی اور آج مسلمان یہود کی طرح بن گئے جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالجات سے ظاہر ہے:۔

(۱) "جو آیت یہودیوں کے حق میں تھی تحسبھم جمیعاً و قلوبھم شتّٰی وہی ہمارے حق میں ہے" (اہلحدیث ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ)

(۲) "قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے" (اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ)

(۳) "نام کے بنی اسرائیل تو آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور صفحہ دنیا سے نام غلط کی طرح مٹ گئے۔ مگر آہ کام کے بنی اسرائیل اب بھی موجود ترقی پذیر ہیں۔ ہم نے سجادہ نشینی کا فخر حاصل کیا اور عنان اسرائیلی ہاتھ میں لے لی اور اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا دیا۔ صادق اور مصدوق فداہ امی و ابی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل ہماری اس شہ سواری اور آگے سبقت کی پیشین گوئی کی۔ ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ یقیناً میری امت کے بھی لوگ ہو بہو بنی اسرائیل کی طرح افعال بد میں منہمک ہوں گے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ماں سے زنا کرنے والے افراد موجود ہوں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں مصلحت و زور اندیشی ... ضرورت وقتی و پالیسی، زر پرستی، کاسہ لیسی، خوشامد و چاپلوسی وغیرہ کو معبود برحق سمجھ کر اسی کی پوجا کرنے لگے" (اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۱)

(۴) اسی طرح ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں:۔

"وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود"

گویا امت محمدیہ یہود کے مشابہ ہو گئی بلکہ بدتر ہو گئی۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثیل موسیٰ ہونا مستلزم ہے کہ اب یہود کی اصلاح کیلئے بھی مسیح آئے اور شان نبوت کے ساتھ آئے تا اس امت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"چوں شمار اشد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسیٰ مرا کرد است از بہر یہود
ہر چہ بود از نیک و بد در دین اسرائیلیاں
آں ہمہ در ملت احمد نقوش خود نمود
قوم ما در ہر قدم مانند قوم موسوی
سبق ذی شاں عالماں و بعض دیگر چوں قرود
چونکہ موسیٰ شد نبی ما۔ کہ صدر دین ماست
لازم آمد ہمچنیں شد مرا آخر زماں رب ودود
نیز ہم اینجا یہود بد گہر پیدا شدند
تا بیاز ارند عیسیٰ را چوں آں قومے کہ بود
پس در اول چوں کلیم آمد بحکم کردگار
ہم پئے تکمیل عیسیٰ را در آخر شد ورود"

مندرجہ بالا حقائق سے اظہر من الشمس ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں تو ان کی امت کم از کم ان انعامات کی وارث ضرور قرار پائے گی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر ہوئے اور ان میں نبوت اول درجہ پر ہے۔ پس اگر یہودیوں کی اصلاح کیلئے مسیح جو اپنے وقت کا نبی تھا اور حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں آیا۔ اسی طرح امت محمدیہ کے بگڑنے کی صورت میں عیسیٰ نبی اللہ کا امت محمدیہ میں آنا بھی ضرور تھا۔ اور شان نبوت کے ساتھ آنا ضرور تھا۔

پس اے ہمارے بھولے ہوئے بھائیو۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں اور ضرور ہیں تو ان کا آنا مستلزم اجرائے نبوت ہے۔ اب نبوت کو کلی وجوہ بند قرار دینا آنحضرت کی علو شان اور مثیل موسیٰ ہونے سے انکار ہے۔ پس آؤ ہم صرف اسی نکتہ کو ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ آنحضرت کا مثیل موسیٰ قرار پانا ہم پر کون کونسی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جو غیر تشریعی نبوت کا دروازہ بھی امت محمدیہ میں بند کرتا ہے دوسرے الفاظ میں رسول کریم کے مثیل موسیٰ ہونے کا منکر ہے اور یہ شان قرآن مجید کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ ہے۔ پس ایسا عقیدہ رکھنے والے کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ اس سے صلح کرے یا جنگ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے پہلی امتوں میں تو پے در پے نبی اور رسول بھیجے۔ لیکن جب اس امت کی نوبت آئی تو اس کو تیس دجال کی خوشخبری سنائی گئی۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اب تک لاکھوں آدمی مرتد ہو چکے جنہوں نے دین اسلام کو ترک کر دیا۔ کس کیا اس درجہ کی ضلالت تک رہی تھی خدا خوش نہ ہوا اور اس کے دل کو سیری نہ ہوئی جب تک اس نے خود اسی امت میں سے صدی کے سر پر ایک دجال نہ بھیج دیا۔ خوب امت مرحومہ ہے جس کے حق میں یہ عنایات ہیں اور پھر باوجودیکہ اس دجال کے مارنے کے مومنوں کے سجدات میں ناک گھس گئے۔ لاکھوں دعائیں اور تدبیریں اس کی ہلاکت اور تباہی کے لئے کی گئیں۔ مگر خدا نہیں سنتا منہ پھیر لیتا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے یہ دجال برابر تیس برس سے ترقی کر رہا ہے اور دنیا میں اسلام کے نور کی طرح پھیلتا جاتا ہے۔ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ امت نہایت ہی بدقسمت ہے اور خدا کا پختہ ارادہ ہے کہ اس کو ہلاک کر دے یہ کیسی مورد غضب الٰہی ہے کہ ایک تو دجال کے قبضہ میں دی گئی اور اب تک سچے مسیح اور مہدی کا نہ آسمان پر کچھ پتہ ملتا ہے نہ زمین پر۔ ہزاروں چیخیں بھی مارو یہ دونوں گم شدہ جواب نہیں دیتے کہ زندہ ہیں یا مردہ اور کدھر ہیں اور کہاں ہیں۔ نبیوں کے مقرر کردہ وقت بھی گذر گئے اور امت کو عیسائی مذہب نے کھا لیا۔ مگر نہ خدا کو رحم آیا اور نہ مہدی اور مسیح کے دل نرم ہوئے۔" (نزول المسیح صفحہ ۳-۴)

پس اے دوستو وقت کا امام آچکا اور وہی راستی کا شہزادہ ہے۔ نجات اس کی اطاعت سے مشروط ہو چکی اور آنے والا شان نبوت کے ساتھ آیا۔ ایسی نبوت جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثیل موسیٰ ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہے نہ ایسا کہ حضور کے بعد نبوت کو بند کر کے رسول کریم کے مثیل موسیٰ ہونے سے انکار کرنا پڑے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب چھپکر تیار ہیں

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۱۱)

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

مولوی نذیر احمد صاحب اٹاوہ

"ہندوستان میں سب سے اول تبلیغ کا سلسلہ آریہ سماج نے شروع کیا اور اس کام کو مرحوم سوامی شردہانند نے بڑے جوش خروش کے ساتھ انجام دینا شروع کیا۔ جس کے ذریعہ سے شدھی کی تحریک کا ظہور ہوا۔ مسلمانوں میں تبلیغ کی جدوجہد تو عرصہ سے شروع ہو گئی تھی۔ مگر وہ مولوی صاحبان کی طرف سے فرداً فرداً ہوتی تھی۔

لیکن اسے باقاعدہ اور منظم راستہ میں احمدی فرقہ نے منسلک کر دیا۔ جس کی طرف سے ہندوستان سے باہر یعنی انگلستان۔ جرمنی اور بعض دیگر ممالک میں تبلیغی مشن کی شاخیں قائم کی گئیں۔ احمدیوں کی اس کوشش سے متأثر ہو کر خواجہ حسن نظامی بھی میدان تبلیغ میں آ دھمکے"۔

(اخبار پرتاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۲۷ء)

اخبار زمیندار لاہور

"ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ دنیا میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی ساڑھے سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابل ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے؟ گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے۔ جس کی دونوں شاخوں نے اپنے مبلغین انگلستان اور دوسرے یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء۔ مدرسہ دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ حق کی سعادت میں حصہ لیں؟ کیا ہندوستان میں ایسے ایسے متمول مسلمان موجود نہیں ہیں۔ جو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں؟ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آجکل مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بے راہ قوم پر رحم فرمائے۔

اخبار زمیندار لاہور منقول از الفضل ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲

ایڈیٹر صاحب اخبار صحیفہ دکن

اس اخبار نے عرصہ ہوا۔ زیر عنوان "امریکہ میں اشاعت اسلام" لکھا تھا۔

"غور کیجئے کہ اشاعت اسلام کے مسئلہ کی طرف ایک زمانہ سے مسلمانوں کو متوجہ کیا جا رہا ہے؟ ارباب علم کی طرف سے اس کا جواب ہمیشہ یہ ملا کہ جو لوگ اسلام کے حقائق و معارف سے واقف ہیں اور جن کی یورپ و امریکہ عزت کر سکتا ہے یعنی علماء۔ انگریزی یا دیگر یورپین زبانوں سے ناواقف ہیں اور جو مغربی زبانیں جانتے ہیں۔ ان میں اکثر ایسے نفوس ہیں جو اسرار اور غوامض اسلامیہ تو درکنار شاید یہ بھی نہیں جانتے کہ تیمم میں بھی کُلی کرنا فرض ہے یا نہیں۔ اور اس وقت تک انہی وجوہات کی بناء پر یہ مسئلہ اجڑا اجڑ کر رہ گیا۔ قادیانی جماعت نے سب سے پہلے اس عقدہ کو حل کرنا چاہا۔ اور انہوں نے ایک ایسی جماعت تیار کی جو مغربی زبان سے واقف تھی۔ ان کو قادیان میں رکھکر کچھ دن مذہب کے اصول و فروع کی تعلیم دی۔ حتیٰ کہ چند سال میں انہوں نے ایک ایسا گروہ پیدا کر لیا۔ جس کو یورپ جانے کی جرأت ہوئی۔ اور اب یورپ سے امریکہ کی طرف بھی اس نے قدم بڑھایا۔ قادیان میں سب کچھ ہوتا رہا۔ لیکن ہم پر کچھ اثر نہ ہوا۔ ندوۃ العلماء اس مقصد کو لے کر اٹھا۔ مگر دب گیا۔ نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی میں قائم ہوا۔ اور تباہ ہو گیا۔ دار الاشاعت کلکتہ میں کھولا گیا۔ اور برباد ہو گیا مدرسہ الٰہیات کانپور میں ہے۔ لیکن ہے اور فقط ہے (اب یہ بھی مردہ ہو چکا ہے۔ ناقل)

(صحیفہ دکن منقول از الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء صفحہ ۲)

مولٰنا سید کشفی شاہ صاحب نظامی رنگون

موصوف نے ایک پمفلٹ میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان کی غیرت کو اشاعت اسلام کے لئے ابھارا اور لکھا تھا کہ

"کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ہمارے سنی۔ شیعہ اور اہلحدیث بزرگ ہمیشہ اس امر پر حسرت ظاہر کیا کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک بھی ایسا تبلیغی ادارہ موجود نہیں ہے۔ جو اگر احمدی نظاموں سے بڑھ چڑھ کر نہ ہو تو ان کے دوش بدوش ہی غیر ممالک میں دعوت اسلام کی خدمت انجام دے سکے۔ اگر یہ امر واقع ہے۔ تو میں ہر ایک صاحب غیرت مسلمان سے بادب دریافت کرونگا کہ اب وہ کس چیز کی انتظار میں ہے"

(پمفلٹ تحریک یوم النبی کی عالمگیر اشاعت"
منقول از پیغام صلح ۷ اپریل ۱۹۳۲ء صفحہ ۵)

مگر جب اس قسم کے غیرت دلانے والے الفاظ بے نتیجہ رہے اور مسلم افراد کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو پھر اسی دردمند مسلمان نے رسالہ پیشوا دہلی میں ملک کی مختلف انجمنوں کو حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے تحریک کی اور اسی مضمون میں دوسری انجمنوں اور اداروں کے سوا احمدیہ جماعت کو بھی ان لفظوں میں مخاطب کیا تھا کہ

"اے یورپ میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والی احمدیہ جماعت! اپنے میں اور قوت پیدا کر اور اس سے زیادہ میدان میں نکل کہ ابھی تمام یورپ خالی پڑا ہے اہل یورپ کو اسلام کی ضرورت ہے تو ان کے گھر گھر میں توحید کی روشنی پھیلا دے"

(رسالہ پیشوا دہلی جلد ۴ نمبر ۱۲ صفحہ ۳)

ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو بیرسٹر ایٹ لاء

موصوف کے اخبار تنظیم امرتسر نے لکھا تھا کہ:۔

"احمدیہ جماعت نے ہم سے بہت پیچھے اپنا سفر شروع کیا ہے۔ لیکن آج ہم اس جماعت کی گرد کو بھی نہیں پا سکے دُنیا کے ہر گوشہ میں اس جماعت کے نام اور کام کی دھوم ہے۔ ہم بھی کام کے مدعی ہیں۔ لیکن اے غافل مسلمانو! سوچو ہم نے عملی طور پر کیا ہے؟

(اخبار تنظیم امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء)

محترم مدیر اخبار مشرق گورکھ پور

"جب مسلمانوں پر شردھانند نے تاخت کی اور مسلمانوں کے جوش و خروش کے جذبات برانگیختہ ہوئے تو ہم نے پہلی اشاعت میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے مسلمان میدان ارتداد میں پہنچ کر خدمت اسلام انجام دیں گے۔ لیکن احمدی جماعت کا ایثار بہت زیادہ نظر آئے گا۔ ہوا کچھ ایسا ہی کہ آنے جانیوالوں سے معلوم ہوتا رہا کہ احمدیوں نے بہت زیادہ ایثار نفس کی مثالیں قائم کیں اور کہنے والے بھی مولوی قادری چشتی صوفی ہی بزرگ ہیں۔ ہماری تحریر پر بعض اصحاب نے ہم سے زبانی کہا اور تحریر بھی کیا کہ آپ احمدیوں کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ غور نہیں کیا کہ سچ بات کو چھپانا بھی کتنا بڑا گناہ ہے"

(مشرق ۷ مارچ ۱۹۲۳ء)

پھر ایک دوسرے پرچہ میں لکھا کہ:۔

"یہ واقعہ ہے۔ اور اس پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکتا۔ کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے صرف احمدی جماعت ہی اس بات کا دعوےٰ کر سکتی ہے کہ اس نے فتنہ ارتداد کا مقابلہ بہر حیثیت اچھا کیا۔ اور خوب کیا۔ اور اس سے زیادہ بہتر اور صحیح طریق پر ناموس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے جہاد اکبر بھی کسی دوسری جماعت نے نہیں کیا۔ فرداً من الافراد کا ذکر نہیں۔ کیونکہ حضرت خواجہ حسن نظامی اپنی ذات خاص سے کیا کچھ نہیں کرتے ہیں۔ یورپ اور افریقہ اور امریکہ میں جو خدمات اسلام یہ احمدی جماعتیں کر رہی ہیں ان کا ذکر بے سود ہے۔ ہندوستان میں بھی جو کام ہو رہا ہے۔ اور جیسا ایثار اور ہمت بلکہ اولوالعزمی یہ لوگ دکھا رہے ہیں۔ باعث صد ہزار ممنونیت قوم مسلمہ ہے۔ حال میں صوبہ متوسط کے دار الصدر ناگپور میں اس جماعت کے ایک فرد واحد نے جو ثبوت اپنی ہمت و ایثار کا دیا ہے۔ اس کی مفصل کیفیت الفضل قادیان نے ۷ اگست کو لکھی۔ ایک صاحب ایثار کی کوشش اور ہمت کا یہ نتیجہ نکلا کہ جلسہ ہوا۔ اور بارش بہت زور شور سے ہوتی رہی۔ پانی میں سب بھیگتے رہے۔ جن کے پاس چھتریاں تھیں چھتریاں اتار دیں۔ اور ریزولیوشن پیش کئے۔ پاس کئے۔ تقریریں کیں۔ اور ثابت کر دیا کہ مسلمان اپنے پیشوا اور امام جماعت کے حکم کی تعمیل میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ سچا کام خدمت اسلام کا انجام دے رہی ہے۔ اور اسوقت ہندوستان میں کوئی جماعت اتنا اچھا اور ٹھوس کام نہیں کرتی کہ وہ ہر موقعہ پر مسلمانوں کو حفاظت اسلام اور بقائے اسلام کیلئے توجہ دلاتی رہتی ہو۔ باوجود اختلاف عقائد کے ہمارے دل پر اس جماعت کی خدمات کا گہرا اثر ہے اور آج سے نہیں۔ بلکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے زمانہ سے اسوقت تک ہم نے اسکے خلاف کوئی حرف زبان اور قلم سے نہیں نکالا"۔

(اخبار مشرق گورکھپور یکم ستمبر ۱۹۲۶ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار ذوالفقار لاہور

"فتنہ ارتداد کے میدان میں تقریباً مسلمان کامیاب ہو گئے۔ آریہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے شکست ہوئی ہے ہم یہ ضرور کہیں گے اور انصاف سے کہتے ہیں کہ احمدیہ جماعت نے اس میدان میں نہایت دلیری سے کام لیا ہے باوجودیکہ غیر احمدیوں نے ان کے درمیان نہایت درجہ کی مشکلات اور آہنی و پتھریلی دیواریں حائل کر دیئے ہیں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مگر یہ اپنے کام میں خاموشی سے لگے رہے اور دشوار گذار گھاٹیوں کو عبور کر گئے"۔

ذوالفقار ۱۶ جنوری ۱۹۲۷ء

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنے والے احباب

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نمبر شمار	اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے			
۱۰۴۰	سید نذیر حسین صاحب گٹھیالیاں ضلع سیالکوٹ	ء	ء	۲۷
۱۰۴۱	ماسٹر عبدالرحیم صاحب بزاز جہلم	-	-	۶۰
۱۰۴۲	اہلیہ صاحبہ مستری عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم	-	-	۱۰
۱۰۴۳	مستری عبدالعزیز صاحب کرنڈی — سندھ	-	-	۴
۱۰۴۴	جلال الدین صاحب ڈوگری گھمن ضلع سیالکوٹ	-	-	۴
۱۰۴۵	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ اللہ رکھا صاحب ڈوگری گھمن ضلع سیالکوٹ	-	-	۴
۱۰۴۶	میر جلال الدین صاحب ڈوگری گھمن "	-	-	۳
۱۰۴۷	محمد دین صاحب " "	-	-	۱۰
۱۰۴۸	مہر اللہ لوک صاحب " "	-	-	۱۶
۱۰۴۹	مستری جیون صاحب " "	-	-	۱۵
۱۰۵۰	جمعدار محمد افضل خان صاحب سابق جبل پور سیالکوٹ حال لاہور ۔۔۔ اہلیہ صاحبہ ۔۔۔	-	-	۲۰۰
۱۰۵۱	محترمہ برکت بی بی صاحبہ چاہ احمد یار والہ ضلع ملتان	-	۸	-
۱۰۵۲	محترمہ رسول بی بی صاحبہ "	-	۸	-
۱۰۵۳	محترمہ فضل بی بی صاحبہ چاہ احمد یار والہ ضلع ملتان	-	۸	-
۱۰۵۴	چوہدری عطا محمد صاحب ٹھیکیدار لودھراں ضلع ملتان حال ربوہ	-	-	۳۰۵
۱۰۵۵	بابو عبدالعزیز صاحب ممبر مرچنٹ جہلم	-	-	۱۰۰
۱۰۵۶	چوہدری علی اکبر صاحب اے۔ڈی۔آئی ضلع شیخوپورہ معہ اہلیہ صاحبہ	-	-	۵۱۰
۱۰۵۷	ہمشیرہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب اے۔ڈی۔آئی	-	-	۸۷
۱۰۵۸	ملک سوار خان صاحب جہلم	-	-	۱۰
۱۰۵۹	شیخ غلام حیدر صاحب جہلم	-	-	۵
۱۰۶۰	محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب جہلم	-	-	۵۰
۱۰۶۱	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ جہلم	-	-	۱۱
۱۰۶۲	محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ جہلم	-	-	۴
۱۰۶۳	محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ جہلم	-	-	۵
۱۰۶۴	عبدالسلام صاحب دنداسی جہلم	-	-	۴۵
۱۰۶۵	اہلیہ صاحبہ سید زمان شاہ صاحب جہلم	-	۸	۲۱
۱۰۶۶	اہلیہ صاحبہ بابو عبدالمجیب صاحب جہلم	-	-	۳۰
۱۰۶۷	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ جہلم	-	-	۱۰
۱۰۶۸	اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب نیا محلہ جہلم	-	-	۴
۱۰۶۹	اہلیہ صاحبہ میاں لال دین صاحب جہلم	-	-	۲۵
۱۰۷۰	اہلیہ صاحبہ مولوی ظہور الحسن صاحب جہلم	-	-	۲۵
۱۰۷۱	اہلیہ صاحبہ بابو عبدالکریم صاحب افریقی جہلم	-	-	۱۰
۱۰۷۲	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نور الٰہی صاحب جہلم	-	-	۱۰
۱۰۷۳	اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب نیا محلہ جہلم	-	-	۸
۱۰۷۴	اہلیہ صاحبہ بابو عبدالعزیز صاحب سوداگر چوب جہلم	-	-	۱
۱۰۷۵	اہلیہ صاحبہ بابو عبدالکریم صاحب جہلم	-	-	۵
۱۰۷۶	اہلیہ صاحبہ مستری عبدالکریم صاحب مرحوم جہلم	-	۸	-
۱۰۷۷	محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب جہلم	-	۴	۵
۱۰۷۸	محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب جہلم	-	-	۵
۱۰۷۹	مائی حسن بی بی صاحبہ جہلم	۰	۰	۱ روپے
۱۰۸۰	اہلیہ صاحبہ ماسٹر کرامت اللہ صاحب جہلم	۰	۰	۱۵ "
۱۰۸۱	اہلیہ صاحبہ عبدالغفور صاحب افریقی جہلم	۰	۰	۱۳ "

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

میرا لڑکا عزیزم ممتاز احمد سلمہٗ (عمر ۸ سال) ایک حادثہ کی وجہ سے خطرناک طور پر زخمی ہو گیا ہے۔ بائیں بازو کی ہڈی بالکل ٹوٹ گئی ہے۔ چھنگاؤں جنرل ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے اور ہر ممکن علاج جاری ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار سید اعجاز احمد مبلغ انچارج دار التبلیغ چھنگاؤں)

(۲) میرا اپنڈے سائیٹس کا دوبارہ اپریشن ہو رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد ایچ۔ ایم۔ بی۔ ایس ہمالیہ کراچی)

ضروری اعلان

نظارت امور عامہ کی طرف سے یہ اعلان کروایا گیا تھا۔ کہ "نظارت امور عامہ کی چٹھی کا جواب دیتے وقت نظارت کی اس چٹھی کا نمبر اور حوالہ (نشان) معہ تاریخ ضرور لکھا کریں۔ مگر دوستوں کی طرف سے اس پر پوری طرح عملدرآمد نہیں ہوتا۔ جس سے ڈاک کی تعمیل میں توقف اور مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس لئے سب دوستوں اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو پھر بذریعہ اعلان ہذا یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ جواب دیتے وقت نظارت ہذا کی چٹھی کا نشان معہ نمبر و تاریخ ضرور دیا کریں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مہتمم صاحبان تعلیم و تربیت و زعماء صاحبان انصار

نظارت تعلیم و تربیت کے تعلیمی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مشترکہ طور پر ہر ایک طبقہ سے خواہ وہ انصار ہوں یا خدام و اطفال اور یا لجنہ اماء اللہ ہو۔ ان سب کے لئے نماز باترجمہ وغیرہ سکھانے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ اگرچہ طبقہ انصار میں نماز باترجمہ وغیرہ سکھانے کے لئے پہلے ہی سے ہدایات جاری کی ہوئی ہیں۔ لیکن اب جماعتی طور پر بھی نظارت تعلیم و تربیت نے ترجمہ وغیرہ سکھانے کے لئے سکیم اور پروگرام جاری کیا ہے۔ اس لئے نظارت کے اس پروگرام سے مستفیض ہونے کے لئے طبقہ انصار کو پوری طرح ترغیب و تحریص دلائی جائے۔ کیونکہ یہ ان کے اپنے ہی فائدے کی بات ہے۔ آپ کی کوشش اس حد تک موثر ہو۔ کہ آپ کی جماعت میں کوئی ایسا انصار نہ رہے۔ جس کو نماز باترجمہ نہ آتی ہو۔ بلکہ ہر ایک انصار کو یہ بھی تاکید کر دیں۔ کہ وہ اپنی اولاد کو بھی خواہ وہ خدام ہوں یا اطفال ان کو نماز باترجمہ سیکھنے کی تلقین کرتے رہیں۔

اسی طرح ہر ایک انصار اپنے گھر کی مستورات کو بھی جنہیں نماز کا ترجمہ نہ آتا ہو وہ لجنہ اماء اللہ کے انتظام میں جو نظارت تعلیم و تربیت کے ہدایت کے ماتحت ترجمہ نماز وغیرہ سکھانے کا انتظام کیا گیا ہو۔ ترجمہ نماز سیکھنے کے لئے بھجوائیں۔ اور سہولیت مہیا کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ زعما و مہتمم صاحبان انصار اس نیک تحریک کو کامیاب بنانے میں پوری جدوجہد سے کام لیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ٹیونس کے مظاہروں نے بغاوت کی صورت اختیار کر لی ہے

لنڈن ۲۶ جنوری۔ اقوام متحدہ میں مبصرین کا خیال ہے کہ ۱۳ ایشیائی عرب ممالک نے فرانس اور ٹیونس کے درمیان مذاکرات دوبارہ شروع کئے جانے کی جو اپیل کی ہے اس سے موجودہ کشیدگی کم ہونے میں کافی مدد ملے گی۔ جس اعتدال پسندانہ طریقہ سے جنرل اسمبلی کے صدر سے اپیل کی گئی ہے اس سے مصالحت کے موجودہ امکانات کو تقویت پہنچے گی۔

موزوں فضا پیدا کرنے کے لئے نیو دستور پارٹی کے قوم پرست لیڈروں کی رہائی کی سفارش کی گئی ہے۔ ٹیونس سے موصول شدہ خبروں سے مصالحت کے کام کی نازک صورت حال کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں مظاہروں نے بغاوت کی صورت اختیار کر لی ہے جسے دبانے کے لئے فرانسیسی فوجی کمک روانہ ہو چکی ہے۔

پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانس ٹیونس کے راہنماؤں کو رہا کرنے پر آسانی سے آمادہ نہیں ہوگا۔

اگر مذاکرات کی بحالی کے متعلق ایشیائی عرب ممالک کی کوشش ناکام رہی تو پھر بھی اقوام متحدہ میں کارروائی کا امکان باقی رہے گا۔ لیکن اس صورت میں اسمبلی کے آئندہ اجلاس سے پیشتر کوئی کارروائی نہیں ہو سکے گی۔ (ڈسٹار)

جمہوریہ امریکہ کی آئندہ صدارت

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ صدر ٹرومین سے آج اخباری نمائندوں نے یہ پوچھنے کی بہت کوشش کی کہ آیا وہ نومبر کے صدارتی انتخابات میں امیدوار ہوں گے یا نہیں۔ لیکن صدر ٹرومین نے اپنا فیصلہ ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے اتنا کہا کہ اگر ری پبلکن پارٹی انتخاب میں کامیاب ہو گئی تو امریکہ کے مفاد کو سخت نقصان پہنچے گا۔

روس میں نسل کشی کی مہم کے خلاف فوری تحقیقات کی جائے

نیویارک ۲۶ جنوری۔ امریکی ایوان نمائندگان کے ایک سو سے زیادہ ری پبلکن ارکان نے وزیر خارجہ ڈین ایچی سن سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سوویٹ روس کی نسل کشی کی مہم کی اقوام متحدہ سے فوری طور پر تحقیقات کرائیں۔ کانگرس کے ان ارکان نے بتایا ہے کہ پول ، اکرینی ، لیتھوینی ، لٹوینی اور اسٹونی ۔ نسل کے تقریباً ۲۰۰۰۰۰۰ ۱ امریکی شہریوں کے نمائندوں نے ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے ایجنڈا میں اس تحقیقات کو بھی شامل کرائیں۔ ان نمائندوں نے لکھا ہے کہ اشتراکی جس طرح پراٹسٹنٹ ، کیتھولک ، یہودی اور دوسرے مذہبی فرقوں کو تباہ کر رہے ہیں اس سے ہمیں شدید تشویش لاحق ہے۔ اقوام متحدہ اور امریکی محکمہ خارجہ کی اس سلسلہ میں خاموشی بین الاقوامی جرم کے متعلق شدید غفلت کے مترادف ہے۔ ہم اس بین الاقوامی جرم کے خاموش تماشائی نہیں رہ سکتے۔

جب سے بالشویک برسر اقتدار آئے ہیں وہ اپنے زیر اقتدار اقوام میں نسل کشی کی حرکات میں مصروف رہے ہیں۔ سوویٹ والوں نے ان لوگوں کو نیست و نابود کرنے کا ایک منظم منصوبہ مرتب کر رکھا ہے جن سے وہ خائف ہیں۔

اقوام متحدہ میں ہم بہت نرم کارروائی کرتے رہے ہیں۔ ہم ہمیشہ اپنے اوپر عاید شدہ الزامات کی صفائی پیش کرتے رہے ہیں لیکن خود ہم نے کوئی الزام روس پر عاید نہیں کیا۔ اب تک اقوام متحدہ میں روس امریکہ پر بے شمار جھوٹے الزامات لگا چکا ہے۔ لیکن امریکہ نے روس کے ان مجرمانہ افعال کا ذکر تک نہیں کیا۔ اس پالیسی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر آج سے ۱۰۰ سال کے بعد آثار قدیمہ کا کوئی ماہر اقوام متحدہ کے کھنڈرات میں یہاں کے کاغذات اور دستاویزوں کی عبارت کو پڑھنے میں کامیاب ہو سکا تو وہ یہی غلط اندازہ لگائے گا کہ ۲۰ ویں صدی میں امریکہ ایک نہایت ہی قابل نفرت ملک اور اس کے برعکس سوویٹ یونین انتہائی قابل تقلید ملک تھا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کے عملہ کی تنخواہوں میں اضافہ

نیویارک ۲۶ جنوری۔ اقوام متحدہ کی میزانیہ کی مشاورتی کمیٹی نے اقوام متحدہ کے عملہ کے ایسے تمام ارکان کو جن کی تنخواہیں ۱۰۰۰۰ ڈالر سالانہ سے کم ہیں ۵ فیصدی رہائشی اخراجات کیلئے اضافہ دینا منظور کیا ہے۔ کمیٹی کے منصوبہ کے تحت کم از کم اضافہ دو سو ڈالر سالانہ ہوگا۔ (اسٹار)

لاہور میں ماہرین تعلیم کا اجلاس

"بارگاہ ادب" لاہور کے زیر اہتمام ایک علمی اجلاس ۲۷ جنوری بروز اتوار ۳ بجے دن کو تعلیم الاسلام کالج لاہور بالمقابل میں مشہور ریاضی دان خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں منعقد ہو رہا ہے جس میں "پنجاب کا موجودہ نظام تعلیم" کے موضوع سے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوں گی جو یہ ہے۔

(۱) اسکول ماسٹروں پر فنڈ ملکی تنظیم۔ (۲) نجی اسکولوں اور کالجوں کے معائنہ کے لئے سب کمیٹی۔ (۳) ذریعہ تعلیم "اردو" کو قرار دیا جائے (۴) یونیورسٹی کے انکوائری کمیشن کی سفارشات کے مطابق یونیورسٹی کو حصوں میں تقسیم نہ کیا جائے بلکہ اسی یونیورسٹی کو مستحکم کیا جائے (۵) قومی ترقی کیلئے ارزاں ذرائع تعلیم کم از کم مڈل تک مفت تعلیم لازمی ہو (۶) پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر عاید کردہ پابندیوں میں تخفیف کی جائے اور ان کو فراخ دلی سے مالی امداد دی جائے۔ (۷) یونیورسٹی کو نمائندہ ادارہ کی حیثیت دی جائے اور سینٹ، سینڈیکیٹ اور دیگر فیکلٹیز میں انتخابی اصولوں کو نافذ کیا جائے۔ (۸) اساتذہ کو مندرجہ ذیل عمومی سہولتیں دی جائیں۔

(الف) رہائشی آسائش (ب) اخراجات آمد و رفت (ج) لائبریری الاؤنس (د) اہل و عیال کی مفت تعلیم (س) اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے سفری وظائف۔

(۹) ریڈیو کی تعلیمی اہمیت کے پیش نظر اسکولوں اور کالجوں کے اساتذہ پر مشتمل ایک سب کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے جو اس کے بلند مقاصد کی نگرانی کرے۔

اجلاس میں تقاریر فرمانے والے چند حضرات کے اسماء۔ (۱) ڈاکٹر بشیر احمد (ڈین آف پنجاب یونیورسٹی) (۲) ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد (صدر شعبہ جغرافیہ) (۳) ڈاکٹر نیاز احمد (صدر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی) (۴) ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی (اورینٹل کالج) (۵) آغا بیدار بخت (پرنسپل جامعۃ السنہ شرقیہ) (۶) علامہ علاء الدین صدیقی (صدر شعبہ اسلامیات) (۷) پروفیسر امیر الدین قدوائی ایڈووکیٹ (لاء کالج) (۸) پروفیسر چوہدری محمد علی (صدر شعبہ فلسفہ تعلیم الاسلام کالج) (۹) پروفیسر علم الدین سالک (صدر شعبہ فارسی اسلامیہ کالج) (۱۰) پروفیسر نیاز احمد (صدر شعبہ انگریزی ایم۔ اے۔ او کالج) (۱۱) پروفیسر فیض الرحمٰن فیضی (صدر شعبہ اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج) (۱۲) ادیب الملک خواجہ محمد شفیع دہلوی (۱۳) عبد السلام ہیڈ ماسٹر شیرانوالہ ہائی سکول۔

کوئلہ کے متعلق جرمنی اور ہالینڈ میں معاہدہ

بون ۲۶ جنوری ہالینڈ اور وفاقی جرمن حکومت نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت ولندیزی اپنے کوئلہ کی کانوں میں کام کر سکیں گے جو شروع ان کے علاقہ سے ہوتی ہیں لیکن اندر ہی اندر جرمن علاقہ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ تکنیکی مشیروں نے اندازہ لگایا ہے کہ جرمنوں کے مقابلہ میں ولندیزی یہ کام زیادہ ارزاں اور آسان طریقہ سے کر سکتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس معاہدہ سے متاثر شدہ کانوں سے ہر سال تین لاکھ ٹن کوئلہ نکالا جائے گا۔ (اسٹار)

کیا مصر برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیگا؟

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ مصری وفد حکومت کے اخبار المصری نے آج لکھا ہے کہ مصری حکومت برطانیہ کے خلاف نئے اقدامات پر غور کر رہی ہے۔ ممکن ہے ان اقدامات کے نتیجہ میں برطانیہ سے منقطع کر لئے جائیں۔ مصر میں برطانوی قونصل خانے بند کر دئیے جائیں یا لنڈن میں مصری سفارتخانہ کو بند کر دیا جائے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قاہرہ میں برطانوی سفارت خانہ بند ہو جائے گا اور برطانوی سفیر کو واپس بلا لیا جائیگا۔ مصری حکومت تمام برطانوی باشندوں کو مصر سے نکال دینے پر غور کر رہی ہے۔ برطانوی باشندوں کے اخراج کے بعد تمام برطانوی املاک مقفل کر دی جائیں گی۔ اور ان پر پہرہ لگا دیا جائے گا۔

امریکہ کی پیشکش حکومت پاکستان نے رد کر دی

کراچی ۲۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے باہمی تحفظ کے میثاق کے تحت پاکستان کو فوجی امداد کی پیشکش کی تھی۔ جسے حکومت پاکستان نے مسترد کر دیا ہے۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایسی امداد منظور کرنے کی صورت میں پاکستان مشرق و مغرب کی موجودہ کشمکش میں اپنی غیر جانبداری برقرار نہیں رکھ سکتا تھا۔ (آفاق)

لاہور ۲۶ جنوری ریلوے کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بعض سٹیشنوں کے درمیان فسٹ اور سیکنڈ کلاس کے اور سرونٹ کلاس کے جو واپسی ٹکٹ جاری ہیں وہ یکم فروری سے منسوخ کر دئیے جائیں گے۔

جنوبی ہند میں جسمانی ورزش کے ماہرین کا اجتماع

مدراس ۲۶ جنوری ۲۷ اور ۳۰ مارچ کے درمیان میں ہند کے جسمانی تربیت کے ماہرین کی پہلی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ توقع ہے کہ کانفرنس کا افتتاح مدراس (ع)

(ع) کے گورنر مہاراجہ بہاؤ نگر کریں گے۔ اس کانفرنس میں اس امر پر غور کیا جائے گا کہ شہروں اور دیہاتوں میں مراکز قائم کر کے جسمانی ورزش و تربیت میں عوام کی دلچسپی بڑھانے کے کیا طریقے ہیں۔ جسمانی تربیت کے ممتاز ماہرین کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

منتظمین کا ارادہ ہے کہ کانفرنس کے موقعہ پر جسمانی تربیت کی ایک نمائش بھی منعقد کی جائے۔ اس میں اولمپک کھیل جیتنے والوں کی تصاویر اور جسمانی ورزشوں کے متعلق بانصویر کتابیں ہوں گی۔ (اسٹار)